195

Regd. No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

یوم سہ شنبہ ۳ رجب سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۳/۸ * ۳۰ نبوت ۱۳۳۳ ہش * ۳۰ نومبر ۱۹۵۴ء * نمبر ۲۱۳

پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز لندن تک سروس شروع کر رہی ہے

کراچی ۲۹ نومبر۔ پاکستان انٹرنیشنل ایرلائنز جنوری کے وسط تک مشرق وسطیٰ کے راستے لندن تک سروس شروع کرے گی۔ اس امر کا اعلان آج ایرلائنز کے مرکزی دفتر سے کیا گیا۔ اعلان میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ اگلے ماہ کی سولہ تاریخ سے کراچی اور بمبئی کے درمیان سپر کانسٹی لیشن سروس بھی شروع کی جائے گی۔ یہ سروس ہفتہ میں تین بار ہو گی۔ مزید براں لاہور کے راستے کراچی اور ڈھاکہ کے درمیان بھی عنقریب سروس شروع کی جانے والی ہے۔

سندھ چیف کورٹ میں مسٹر کھوڑو کے تقرر کے خلاف درخواست کی سماعت

کراچی ۲۹ نومبر آج سندھ چیف کورٹ کے ایک بنچ نے جو جسٹس کانسٹنٹائن اور جسٹس لاری پر مشتمل تھا۔ اس درخواست کی سرسری سماعت کی جس میں وزیر اعلےٰ کی حیثیت سے مسٹر کھوڑو کے تقرر پر اعتراض کیا گیا ہے۔ اب اس درخواست کی سماعت سندھ چیف کورٹ کا ایک اور بنچ کل سے شروع کرے گا۔ اس بنچ میں جسٹس آغا اور جسٹس محمد بخش میمن شامل ہیں۔

ایٹمی طاقت کو پُرامن مقاصد کیلئے استعمال کرنیکی غرض سے پاکستان میں ضروری خام اشیاء کی تلاش

ملک کے بڑے بڑے سائنسدانوں سے رپورٹ پیش کرنے کی درخواست کی گئی ہے

وزارت صنعت کے سیکرٹری کا انکشاف

کراچی ۲۹ نومبر۔ حکومت پاکستان نے ملک کے بڑے بڑے سائنسدانوں سے کہا ہے کہ وہ ایٹمی طاقت کو پرامن مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی غرض سے پاکستان میں پائے جانے والی ضروری خام اشیاء کے متعلق اپنی رپورٹ حکومت پاکستان کو پیش کر دیں۔ وزارت صنعت کے سیکرٹری مسٹر عباس خلیلی نے آج کراچی میں اس کا انکشاف کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان سائنسدانوں سے کہا گیا ہے کہ اگلے ماہ کی گیارہ تاریخ کو امریکی ایٹمی طاقت کے کمیشن اور سینٹ کے ممبران کے پہنچنے سے پہلے وہ اپنی رپورٹ پیش کر دیں۔ مسٹر عباس خلیلی نے کہا کہ ایٹم کے متعلق جلد ہی ایک علیحدہ شعبہ قائم کیا جائے گا۔ آپ نے ملک کے سائنسدانوں سے کہا ہے کہ ایٹمی طاقت کے متعلق دوست ملکوں نے تربیت دینے کی جو سہولتیں دے رکھی ہیں وہ ان سے فائدہ اٹھائیں۔ بعد میں پاکستان میں ہی ایک ایٹمی ری ایکٹر قائم کیا جائے۔

ایران اور روس کے درمیان معاہدہ

تہران ۲۹ نومبر۔ ایران اور روس کے درمیان معاہدہ پر اس ہفتے دستخط ہو جائیں گے۔ اس معاہدہ کی رو سے دونوں ملکوں کے بڑے بڑے مالی اور سرحدی جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔

ہندوستان اور مقبوضہ کشمیر کے درمیان ریلوے لائن

نئی دہلی ۲۹ نومبر۔ ہندوستانی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں میں ریلوے کے نائب وزیر نے بتایا کہ حکومت نے مقبوضہ کشمیر کو ہندوستان سے ریلوے کے ذریعہ ملانے کے لئے ایک ریلوے لائن ڈالنے کا حکم دیا ہے۔

برطانیہ نے روسی دعوت نامہ مسترد کر دیا

لندن ۲۹ نومبر۔ برطانیہ نے روس کو ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں یورپ کی دفاعی کانفرنس میں روس کے دعوت نامہ کو مسترد کر دیا ہے۔ یہ کانفرنس روس نے طلب کی ہے اور آج ماسکو میں شروع ہو رہی ہے ابھی*

بہت سے ایشیائی لوگ امریکی پالیسی پسند نہیں کرتے

جنوب مشرقی ایشیا میں برطانوی کمشنر جنرل کا بیان

سنگاپور ۲۹ نومبر جنوب مشرقی ایشیا میں برطانوی کمشنر جنرل مسٹر میلکم میکڈانلڈ نے کہا کہ بہت سے ایشیائی لوگ امریکی پالیسی کو پسند نہیں کرتے۔ ان کا یہ خیال ہے کہ امریکہ اشتراکی سیلاب کو روکنے کے لئے تیسری جنگ عظیم سے بھی گریز نہیں کرے گا۔ مسٹر میکڈانلڈ نے کہا برطانوی مدبروں نے ایسے لوگوں کو سمجھانے کی بے حد کوشش کی۔ لیکن کمیونسٹوں کا پروپیگنڈا کرنے والے نہایت ہوشیاری سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

عرب ممالک کے وزرائے خارجہ قاہرہ پہنچ گئے

قاہرہ ۲۹ نومبر عراق شام۔ اردن اور لبنان کے وزرائے خارجہ آج قاہرہ پہنچ گئے ہیں۔ یہ وزرائے خارجہ عرب لیگ کونسل کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے آئے ہیں جو آج قاہرہ میں شروع ہو رہا ہے۔ انہوں نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ ہمیں شمالی افریقہ کے حالات سے بڑی تشویش ہے اور ہماری خواہش ہے کہ یہ مسئلہ جلد از جلد طے ہو جائے۔

*ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ برطانوی مراسلہ میں کیا کہا گیا ہے لیکن ایک برطانوی ترجمان نے کہا کہ آج یہ مراسلہ شائع کر دیا جائیگا۔

خدمات کی منتقلی

ڈھاکہ ۲۹ نومبر۔ مشرقی پاکستان کی حکومت نے مسٹر ایس ایم حسن کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ انہیں ڈھاکہ یونیورسٹی کی منتقلی کا ناظم مقرر کیا جائے گا۔ وہ شام اور لبنان میں پاکستان کے سفیر تھے

برما کے وزیر اعظم پیکنگ روانہ ہو گئے

رنگون ۲۹ نومبر۔ برما کے وزیر اعظم مسٹر اونو دو ہفتے کے دورہ پر پیکنگ روانہ ہو گئے۔ ستمبر کے مہینہ میں چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی برما آئے تھے اسی دورہ کے جواب میں یہ دورہ کیا جا رہا ہے۔ وہ واپسی میں دو دن کے لئے کمبوڈیا ٹھہرینگے

آسٹریلیا کو لاؤس میں دلچسپی ہے

وین تین ۲۹ نومبر۔ جنوب مشرقی ایشیا میں آسٹریلیا کے کمشنر جنرل نے کہا ہے کہ آسٹریلیا کو لاؤس میں دلچسپی ہے۔ اور وہ اس کی ترقی میں بڑی مدد دے گا۔ انہوں نے لوآنگ پرابانگ سے واپسی پر وین تین میں کہا کہ کولمبو منصوبہ کے تحت کئی ماہرین لاؤس جائینگے اور اس سے تجارتی سمجھوتہ کریں گے۔

پھلوں اور ترکاریوں کو ڈبوں میں بند کرنے کا منصوبہ

کوئٹہ ۲۹ نومبر۔ بلوچستان میں پھلوں اور ترکاریوں کو ڈبوں میں بند کرنے کے لئے ایک منصوبہ پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔ اس منصوبہ کے تحت پھلوں اور ترکاریوں کے پانچ لاکھ ڈبے سالانہ تیار کئے جائیں گے۔ بلوچستان ہر سال دس لاکھ من پھل برآمد کرتا ہے منصوبہ کی تکمیل کے بعد چھتیس ہزار آدمیوں کو روزگار مل جائے گا۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ نومبر (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو ضعف ہے۔

۲۹ نومبر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

لاہور ۲۹ نومبر۔ حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ اور ضعف میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ احباب حضرت حافظ صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

جرگے کے ممبروں کی طرف سے ایک یونٹ کی حمایت

کوئٹہ ۲۹ نومبر۔ بلوچستان کے شاہی جرگے کے ساٹھ ممبروں میں سے پچپن نے وزیر اعظم مسٹر محمد علی کے مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنانے کے منصوبے کی حمایت کی ہے۔ انہوں نے بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ اور چیف کمشنر کو ایک تحریری بیان دیا ہے۔ جس میں اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا گیا ہے کہ پسماندہ علاقوں کے لوگوں کو ایک یونٹ میں مناسب نمائندگی ملے گی۔ چیف کمشنر نے کہا ہے کہ اس بیان سے ملک کے استحکام میں بڑی مدد ملے گی۔

تھائی لینڈ نے برما اور چین کی سرحدیں کھول دیں

بنکاک ۲۹ نومبر۔ آج تھائی لینڈ نے وہ سرحد کھول دی ہے۔ جو برما اور چین سے ملتی ہے وزارت داخلہ نے آج بنکاک سے اعلان کیا کہ برما لاؤس اور کمبوڈیا کی سرحد کے ساتھ ساتھ اٹھارہ صوبوں کے گورنروں کو ہدایات دے دی گئی ہیں کہ آمد و رفت کھول دی جائے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

چند سوالات کے جواب

شیر عالم صاحب موضع ٹھٹہ بھٹیاں ڈاک خانہ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور چند سوالات کئے ہیں۔ وہ سوالات اور حضور کی طرف سے ان کے جوابات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

سوالات

۱۔ حضور انور کا عقیدہ کیا ہے۔ حضرت جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا سمجھتے ہیں؟

۲۔ حضرت مرزا صاحب کو آپ کیا مانتے ہیں آخری نبی ہیں یا نہیں؟

۳۔ نبوت کو آپ کیا مانتے ہیں؟

۴۔ حضرت مرزا صاحب کے دنیا میں قدم رنجہ فرمانے کی کیا غرض تھی؟

جوابات

۱۔ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین سب نبیوں کا سردار اور آخری شریعت لانے والا قیامت تک کا مطاع مانتا ہوں۔

۲۔ آخری نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں مرزا صاحب الگ نبی نہیں۔ کہ آخری نبی کہلا سکیں۔

۳۔ نبوت کو نبوت مانتا ہوں۔

۴۔ خدا تعالیٰ کا حکم پہنچانا اور شریعت محمدی کا احیاء۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

پروگرام دورہ انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب انسپکٹر مرکزیہ کو مندرجہ ذیل مجالس خدام الاحمدیہ کے معائنہ اور چندہ جات مجلس کی وصولی اور پڑتال کے لئے بھجوایا جا رہا ہے۔ براہ کرم جملہ مجالس مکرم مولوی صاحب مذکور سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔ اور وصول شدہ رقوم چندہ جات مجلس باخذ رسید دے دیں۔ جزاکم اللہ

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس	تاریخ	مجلس	تاریخ
۱۔ لائلپور	۲۵ تا ۲۸ نومبر ۵۵ء	۱۲۔ چک ۲۹۵ گ ب بیریانوالہ	۹ر دسمبر
۲۔ چک ۹۸ ج ب	۲۸ تا ۲۹ ر ر	۱۳۔ جھنگ شہر و مگھیانہ	۱۰ تا ۱۲ ر ر
۳۔ ر ۲۷۶ گوکھووال	۲۹ تا ۳۰ ر ر	۱۴۔ شورکوٹ	۱۳ ر ر
۴۔ ر ۲۷۵ کرتارپور	یکم دسمبر	۱۵۔ گگی نور	۱۴ ر ر
۵۔ گوجرہ	۲ر دسمبر	۱۶۔ چک ۹۷ ج ب	۱۵ ر ر
۶۔ چک ۲۶۷ جلیانوالہ	۳ ر ر	۱۷۔ کمالیہ	۱۶ ر ر
۷۔ ر ۲۹۷ ج ب	۴ ر ر	۱۸۔ سمندری	۱۷ ر ر
۸۔ ر ۲۹۶ ج ب	۵ ر ر	۱۹۔ تاندلیانوالہ	۱۸ ر ر
۹۔ ر ۳۰۰ ج ب	۶ ر ر	۲۰۔ چک ۳۸۸ گ ب	۱۹ ر ر
۱۰۔ ر ۲۳۳ ج ب	۷ ر ر	۲۱۔ ر ۵۲۸ گ ب	۲۰ ر ر
۱۱۔ ر ۳۱۲ ج ب کنجھووالی	۸ ر ر		

ولادت

۱۔ عبد القیوم خانصاحب کمپونڈر نور ہسپتال ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۹/۲ نومبر کی شب کو چار لڑکیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین کا موجب ہو۔ (خاکسار عبد المجید خان کارکن دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

۲۔ خاکسار کو ۲۹/۱۱/۵۵ بروز جمعہ اللہ تعالیٰ نے لڑکی عطا فرمائی۔ احباب سے نومولودہ کے نیک خادم دین ہونے اور درازی عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار دین محمد بھٹی جے ۲۷۹ بی آریہ محلہ راولپنڈی)

۷۔ میری دادی اماں (والدہ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب سابق اتالیق بچگان حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) چند دنوں سے بعارضہ بخار و اسہال سخت بیمار ہیں۔ نیز برادرم عزیزم لطف الرحمٰن بھی چند یوم سے بیمار ہے۔ احباب دونوں کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمادیں۔ (فضل الرحمٰن نعیم۔ درجہ ثالثہ جامعہ احمدیہ۔ احمد نگر)

۸۔ میری بچی عزیزہ ناصرہ پیچش سے بیمار ہے اور بہت کمزور ہو چکی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ خدا تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عنایت فرمائے۔ (ڈاکٹر ایم حفیظ قریشی ایم بی بی ایس)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر (بروز اتوار۔ سوموار اور منگل) مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شریک ہونے اور اس کی برکات سے مستفید ہونے کی کوشش فرمائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ)

وہ کاٹیں گے کل آج جو بوئیں گے

جو لمبی وہ اب تان کر سوئیں گے
زیاں ہوگا دولت بڑی کھوئیں گے

نہ جو ہوں گے گندم نہ گندم ہی جو
وہ کاٹیں گے کل آج جو بوئیں گے

جو تُو نے نہ کی دلبری اِن دنوں
ترے سامنے بیٹھ کر روئیں گے

بہت ہیں اگر داغ دل کے تو کیا
ہم اِن آنسوؤں سے انہیں دھوئیں گے

لہو دل کا ناہید آنسو تو ہو
فرشتے بھی ساتھ آپ کے روئیں گے

عبد المنان ناہید

درخواست ہائے دعا

۱۔ میجر شریف احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ نائب امیر ضلع لائلپور کی چھوٹی صاحبزادی ناصرہ ایک تیز رفتار کار کے نیچے آگئی بائیں ٹانگ ٹوٹ گئی۔ احباب بچی کی صحت کے لئے دعا فرمادیں۔

(خاکسار بشیر احمد ملک سیکرٹری امور عامہ لائل پور)

۲۔ خاکسار چند دنوں سے بخار میں مبتلا ہے۔ احباب خاکسار کے حق میں دعائے صحت فرمادیں۔

(خاکسار ماسٹر عنایت اللہ ہائی سکول بوریوالہ ضلع ملتان)

۳۔ بہن بشرہ بی بی بنت میاں محمد الدین صاحب مرحوم بوجہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (خاکسار مبشر احمد از چنیوٹ محلہ گڑھا بازار موری ضلع جھنگ)

۴۔ اظہر وسیم احمد کے ہاتھ کو بفضلہ نسبتاً آرام ہے۔ صحت کاملہ کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار مسعود سٹھیالوی دھاروں والی چک ۳۲ تحصیل صدر شیخوپورہ)

۵۔ میری والدہ صاحبہ (اہلیہ محترم خانصاحب سید غلام حسین شاہ صاحب) کو سی ایم ایچ C.M.H ہسپتال راولپنڈی میں اپریشن کے لئے داخل کرایا گیا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(میجر سید ممتاز احمد ۱۰ جہلم روڈ۔ راولپنڈی)

۶۔ میرے ناناجان محترمی میاں مہر اللہ صاحب کو تقریباً ایک ماہ سے مسلسل شدید سردرد رہتا ہے۔ روزانہ بخار بھی ہو جاتا ہے احباب سے درخواست دعا ہے۔

(خالد سیف اللہ بی۔ ایس سی (انجینئرنگ) منصور آباد لائل پور)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۲ء

عظیم معرکہ

گزشتہ جمعہ مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۵۲ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "تحریک جدید" کے نئے سال کا اعلان فرما دیا ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی یہ خطبہ الفضل میں شائع ہو جائے گا۔

"تحریک جدید" کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک سے زیادہ بار یہ امر واضح کر دیا ہے کہ اب یہ ایک مستقل چیز بن گئی ہے۔ اور جماعت کی خصوصیات میں سے جن کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے کھڑا کیا ہے۔ یہ بھی ایک نمایاں خصوصیت ہے۔ اس کا آغاز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بے شک ایک مخصوص ہنگامی ماحول میں فرمایا تھا۔ اور اس کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الٰہی اشارے پر ہے۔ جو ایک رویا میں دکھایا گیا۔ اس سے تحریک جدید میں حصہ لینے والوں کا نام "پانچ ہزاری فوج" ہے۔

جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ میں فرمایا ہے۔

"ہر احمدی جو اس تحریک میں حصہ لیتا ہے اور پھر اپنے وعدہ کو پورا کرتا ہے۔ اور وقت پر پورا کرتا ہے۔ ولیظھرہ علی الدین کلہ کا مصداق بنتا ہے۔"

یہی کام ہے جس کے لئے "پانچ ہزاری فوج" کا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مطالبہ فرمایا۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ آج اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کا کام خاص کر اسی فوج کے سپرد کیا گیا ہے۔ اور یہ کسی انسان نے نہیں کیا۔ بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ اس لئے جو احمدی اس فوج میں اپنا نام لکھاتا ہے اور اپنے فرض کو پوری طرح ادا کرتا ہے۔ گویا وہ اللہ تعالیٰ کی براہ راست رضا کے ماتحت ایسا کرتا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ جو کام کوئی براہ راست اللہ تعالیٰ کی رضا کے ماتحت کرتا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اور اس کے اس کام میں اللہ تعالیٰ خود مدد دینے کا ذمہ دار ہو جاتا ہے۔

قرآن کریم کی یہ روشن پیشگوئی ہے کہ اسلام ہی سب ادیان پر غالب آئے گا۔ یہ پیشگوئی ضرور پوری ہونی ہے۔ کوئی روک اس کے راستہ میں حائل نہیں ہو سکتی۔ اسلام کا غلبہ سب ادیان پر ضرور ہونا ہے۔ اور یہ کام اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے غلاموں ہی سے لینا ہے۔ کیونکہ یہ آخری امت ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مکمل ہدایت سے نوازا ہے۔ جس نے قیامت تک رہنا ہے۔ جس کے بعد کوئی ہدایت باقی نہیں رہ گئی۔ جو انسان کو دی جائے گی۔ اسی کی تکمیل قیامت تک ہونی ہے۔ اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی

یعنے اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہوا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی کامیاب ہوں گے۔

اگر ہم قرآن کریم کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہر پہلے رسول کی صورت میں پوری ہوتی رہی ہے جس قدر اللہ تعالیٰ نے کسی رسول کو اس کے ماحول اور زمانہ کے لحاظ سے ہدایت عطا فرمائی۔ وہ اپنے وقت کے اندر کامیابی سے پوری ہوتی رہی ہے۔ اور دنیا تدریجی ہدایت کے ماتحت قدم بقدم آگے بڑھتی رہی ہے۔

اگر ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر "انقلاب حقیقی" کا مطالعہ کریں۔ تو یہ بات بوضاحت معلوم ہو جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی تعلیم کس طرح ہر دور کے مطابق آتی رہی ہے۔ اور کس طرح دنیا بتدریج اس تعلیم کے مطابق ترقی کی منازل طے کرتی چلی آئی ہے۔

سیدنا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا دور چونکہ تا قیامت ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی مکمل ہدایت آپ کے ذریعہ عطا فرمائی ہے۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی آخر غالب ہوتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں فرمایا ہے۔ کہ اسلام ہی آخر سب ادیان پر غالب آئے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ
ودین الحق لیظھرہ علی الدین
کلہ

یعنی وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ تاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کر دے۔

یہ آیہ کریمہ سورۂ صف میں بھی آئی ہے اور تمام علمائے قدیم وجدید کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ پیشگوئی آخری زمانہ میں پوری ہونے والی ہے اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ یہی وہ زمانہ ہے۔ جس سے آخری زمانہ کا آغاز ہو رہا ہے۔ آج ہی تمام ادیان اسلام کے مقابلہ میں میدان میں نکل آئے ہیں۔ اس میں تمام وہ ادیان بھی شامل ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھے۔ مگر آج جنکی تعلیم مسخ ہو چکی ہے۔ اور وہ ادیان بھی شامل ہیں۔ جو انسان نے خود بنائے ہیں۔ مثلاً مغربی تحریکیں یا ازم جن میں فاشزم اور اشتراکیت پیش پیش ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ چونکہ اسلام نے اسی زمانہ میں ہی تمام ادیان پر غالب آنا ہے۔ اس لئے سب ادیان میدان میں آ گئے ہیں۔ یہ اسلام اور دیگر ادیان کے درمیان ایک عظیم اور فیصلہ کن معرکہ ہے اور تحریک جدید اس عظیم معرکہ میں عظیم الشان حصہ ادا کرنے والی ہے۔

جس طرح اس تحریک کا آغاز ہوا ہے اس کا مختصراً ذکر ہم نے شروع میں کیا ہے۔ یہ تمام آثار ظاہر کرتے ہیں کہ "تحریک جدید" اسلام کی فتح کے لئے ایک نہایت اہم بلکہ بنیادی اقدام ہے اور مبارک ہے وہ انسان جو اس میں شامل ہو کر اس عظیم معرکہ میں حصہ لیتا ہے۔ جو آخرکار اللہ تعالیٰ کے ارادہ کے ماتحت اسلام کو سب ادیان پر غالب کرنے والا ہے ÷

اسلامی دستور کے خلاف بیانات

روزنامہ "جنگ" کراچی کے اسٹاف رپورٹر کی اطلاع ہے کہ پاکستان کے وزیر اعظم محمد علی نے جمعیۃ العلماء پاکستان کے ایک وفد سے جو مولانا عبدالحامد صاحب بدایونی کی قیادت میں آپ سے ملاقی ہوا وعدہ کیا ہے کہ آئندہ مرکزی حکومت کا کوئی وزیر دستور اسلامی کے خلاف بیانات نہیں دیگا

اگر یہ اطلاع صحیح ہے تو ان عناصر کو جو وزیر داخلہ سکندر مرزا کے بیانات کو غلط طور پر سمجھ کر یا دیدہ دانستہ غلط طور پر پیش کر کے ملک کے عوام کے دلوں میں حکومت کے خلاف یا وزیر داخلہ کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہے تھے مایوس ہو جانا چاہیئے کہ ان کا یہ تیر بھی خطا گیا۔ کیونکہ وزیر اعظم نے یہ کہہ کر ان کی نیش زنی کا سدباب کر دیا ہے۔

اگرچہ اس بات کی خوشی ہے کہ ہمارے بعض علماء کو واقعی اسلام کا بڑا خیال ہے۔ مگر ہمیں یہ کہتے ہوئے ذرا شرم محسوس ہوتی ہے۔ کہ اکثر ان میں سے وزیر داخلہ کا صحیح مفہوم نہیں سمجھے۔ اور ایک بڑی حد تک خود غلط اور مفاد پرست جماعت کی ان بیانات کی غلط توجیہ سے بھٹک گئے ہیں۔ اور وہ بجائے بیانات پر اپنے طور پر غور کرنے کے اس جماعت کے پروپیگنڈا کا شکار ہو گئے ہیں۔

وزیر داخلہ نے اپنے پہلے بیان میں اس خاص جماعت کا نام صاف صاف لے کر بتا دیا تھا کہ ان کے بیانات اس خاص جماعت کی سرگرمیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو مسلمانوں کے ذہنوں میں یہ من گھڑت نظریہ ٹھونسنا چاہتی ہے۔ کہ "اسلام سیاست ہے اور سیاست اسلام ہے۔" اور جو یہ نظریہ اس لئے ٹھونسنا چاہتی ہے۔ کہ وہ اسلام کے نام پر خود اقتدار پر قبضہ کرنے کی تیاریاں کر رہی ہے۔

افسوس ہے کہ یہ پہلی بار نہیں ہے کہ بعض سادہ دل علمائے کرام نے اس جماعت سے دھوکا کھایا ہے۔ اس سے پہلے وہ کئی بار دھوکا کھا چکے ہیں۔ چنانچہ اس کی سب سے بیّن مثال گزشتہ فسادات پنجاب پیش کرتے ہیں۔ کہ کس طرح اس جماعت نے انہیں ایک خطرناک نقطہ کی طرف راہ نمائی کی۔ اور جب اس کے ردّ عمل کے آثار نظر آئے۔ تو ان کا ساتھ چھوڑ کر بالکل الگ ہو گئی۔ اور الٹا ان پر الزام دھرنے لگی۔ کہ انہوں نے اس کو اور اس کے امیر کو نقصان پہنچایا ہے۔

بہرحال ہم جمعیۃ العلماء کے اس اقدام کی تعریف کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے وزیر اعظم سے اس امر کی وضاحت کرائی ہے۔ اور ان کی غلط فہمی اس حد تک دور ہو گئی ہے۔ کہ آئندہ کوئی مرکزی وزیر اسلامی دستور کے خلاف بیان نہیں دے گا حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ کسی مرکزی وزیر نے پہلے بھی اس کے خلاف بیان نہیں دیا۔ اور وزیر داخلہ نے جو بیان دیا تھا۔ جس سے اس جماعت کو ملک میں غلط فہمی پھیلانے کا موقعہ مل گیا۔ وہ دستور کے اسلامی یا غیر اسلامی ہونے کے متعلق نہیں تھا۔ بلکہ اس جماعت کی سرگرمیوں کے متعلق تھا۔ جو اسلام کے نام پر پارٹی بنا کر جو اسلامی اصول کے سراسر خلاف ہے اقتدار پر۔ اپنی پسند کے صالحین اور متقیوں کا قبضہ کرانے کی جدوجہد کر رہی ہے۔ اور ایک اسلامی ملک میں اندرونی خلفشار کا باعث بن رہی ہے۔ جس کا یہاں وہی نتیجہ نکل سکتا ہے۔ جو مصر میں اخوان المسلمون کی سرگرمیوں سے نکل رہا ہے ÷

ضرورت مختار عام

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے لئے ایک اہل مستعد اور دیانت دار مختار عام کی ضرورت ہے۔ جو محکمہ مال کے امور سے بخوبی واقف ہو۔ اس اسامی کا گریڈ ۳۰-۵-۸۰ ہے۔ اس گریڈ کی ابتدائی ۳۰ اور ۱۰ روپے مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل ایڈریس پر بذریعہ خط وکتابت یا بالمشافہ معاملہ طے کریں ÷

ناظم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ

ماہوار تبلیغی رپورٹیں

بعض جماعتوں کی طرف سے ماہوار تبلیغی رپورٹیں موصول نہیں ہو رہیں۔ عہدہ داران مہربانی کر کے سیکرٹریان تبلیغ کو توجہ دلائیں۔ خود سیکرٹریان تبلیغ بھی اپنی ذمہ داری کو ادا کرنے کی طرف توجہ دیں ÷

(ناظر دعوۃ وتبلیغ ربوہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک پرحکمت فرمان

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے المسلم مرآۃ المسلم۔ یعنی مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے۔ گویا جس طرح آئینہ چہرہ دیکھنے والے کو خاموشی سے اس کے عیب پر آگاہ کر دیتا ہے۔ اور دیکھنے والا اپنا نقص دور کر لیتا ہے۔ حتی کہ پاس بیٹھنے والے کو بھی اس کا علم نہیں ہوتا۔ اسی طرح صحیح معنوں میں مسلمان وہی ہے۔ جو اپنے بھائی کی اصلاح کرنے کے درپے رہتا ہے۔ اور اگر اپنے بھائی میں کوئی نقص محسوس کرے۔ تو نہایت ہی خاموشی سے اور نہایت عمدہ پیرایہ میں اس نقص کو اس کے ...... سامنے رکھ دے تا اس کا بھائی اپنے نفس پر بغیر کسی شرمندگی محسوس کئے اس کی اصلاح کی طرف فوری توجہ کرلے۔

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تربیت کا بہترین اصل اور نہایت اعلیٰ گر بیان فرمایا ہے۔ اگر جملہ خدام اس پر عمل کریں۔ تو بہت جلد اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ چونکہ تربیت کا تعلق قلب کی تبدیلی سے ہو سکتا ہے۔ اور کسی کے قلب کو سختی سے مائل نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں دل اگر مائل ہو سکتا ہے۔ تو محبت سے۔ تربیت اگر ہو سکتی ہے تو نرمی اور پیار سے۔ اور اگر کسی کو اپنا ہم خیال بنایا جا سکتا ہے تو انس سے۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اگر تم کسی کو کسی طرف مائل کرنا چاہو۔ اگر کسی کی تربیت تمہارے پیش نظر ہو۔ تو محبت اور پیار سے۔ اور ایسے پیرایہ میں اس کے سامنے بات کرو۔ کہ وہ یہ خیال کرنے پر مجبور ہو۔ کہ تم اس کے سچے خیر خواہ ہو۔ اور تمہیں اس کی دینی اور دنیوی بھلائی مدنظر ہے۔ دوسرا اصل اس حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ تربیت قوم اسی وقت ہو سکتی ہے۔ جب کہ ہر فرد کو دوسرے کی تربیت اور خیر خواہی کا ہر دم خیال رہے۔ ہر بھائی اپنے بھائی سے سچی ہمدردی رکھتا ہو۔ جس طرح آئینہ اپنا چہرہ دیکھنے والے کو جب بھی وہ آئینہ دیکھتا ہے۔ اس کے نقص ظاہر کر دیتا ہے۔ اسی طرح مسلمان کا فرض ہے کہ جب بھی وہ اپنے کسی بھائی میں کوئی نقص دیکھے اس کو اس پر ظاہر کرے۔ مگر اس کے رویہ میں سچی ہمدردی اور خیر خواہی کا پایا جانا لازمی ہے۔

جس طرح وہ شخص جس میں کوئی نقص پایا جاتا ہو۔ جب آئینہ کے سامنے آتا ہے۔ اس کا نقص اس کے سامنے آجاتا ہے۔ اور وہ اس نقص کے اظہار پر برا نہیں مناتا۔ بلکہ چپکے سے اپنے عیب کو دور کرنے میں بہتری دیکھتا ہے۔ اور نقص کو دور کر لیتا ہے۔ اسی طرح وہی مسلمان کہلا سکتا ہے۔ کہ اگر اس کا عیب اس کا کوئی بھائی اس پر ظاہر کرتا ہے۔ تو وہ اس پر برا نہیں مناتا بلکہ اپنی اصلاح کر لیتا ہے۔ ہاں جس طرح آئینہ گرد آلود ہونے یا صاف نہ ہونے کی وجہ سے دیکھنے والے کے نقص کو ظاہر نہیں کر سکتا۔ اور نقص معلوم نہ ہونے کی وجہ سے دور نہیں ہوتا بلکہ قائم رہتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی شخص میں خود نقائص موجود ہوں۔ تو وہ دوسرے کی اصلاح نہیں کر سکتا۔ اس لئے سب سے پہلے ہر شخص کو اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اپنے نفس کو ظاہری اور باطنی عیوب سے پاک کرنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ دوسرے کی تربیت کرنے کا اہل اسی وقت ثابت ہو سکے گا۔ جب وہ خود عیوب سے پاک ہوگا۔

افسوس ہے۔ کہ بعض خدام نے ان بہترین اصول کی قدر نہ کرنے کی وجہ سے اپنے مدعا کو جلد حاصل کرنے کی بجائے اور زیادہ التوا میں ڈال دیا ہے مثلاً ایک خادم نماز کی ادائیگی میں سستی دکھاتا ہے اسلامی وقار کے خلاف ننگے سر پھرتا ہے۔ فارغ وقت میں مذہبی کتب پڑھنے کی بجائے آوارہ گردی میں ضائع کر دیتا ہے۔ دینی کاموں میں حصہ لینے میں تساہل کا مظاہرہ کرتا ہے۔ لیکن اس کا بھائی باوجود اس کے نقائص کو جاننے کے ان کو دور کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اور بجائے اس کو سمجھانے کے اسے اس کے حال پر چھوڑ کر اس کے پاس سے گذر جاتا ہے۔ تو یہ خود اس میں نقص ہونے کا ثبوت ہے۔ مرکز سلسلہ میں ایک خادم شارع عام پر سگرٹ نوشی کرتا ہے۔ لیکن اس کے عزیز و اقارب اور رفقاء باوجود اس کے کہ وہ اس مکروہ فعل کے ارتکاب کو دیکھتے ہیں۔ خاموش رہتے ہیں اور بجائے اس کو سمجھانے کے اس کی ہمنوائی کا دم بھرتے ہیں۔ تو اپنے مکدر ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ اگر ہر خادم اپنے فرض کو سمجھ لے اور نہ صرف یہ کہ وہ اپنے نفس کی اصلاح کرے بلکہ دوسرے بھائی کے نقائص کو دور کرنے کی کوشش کرے اور نہایت سنجیدگی سے اپنے بھائی کی اصلاح کے درپے رہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اپنے مقصد کو جلد تر پانے میں کامیاب نہ ہوں۔

پس خدام احمدیت کا فرض ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ارشاد مبارک کو ہر وقت اپنے سامنے رکھیں۔ اور نہ صرف وہ اپنے نفسوں کی اصلاح کے درپے ہوں گے۔ بلکہ اپنے بھائی کی اصلاح کرنے کی ہر ممکن کوشش عمل میں لائیں۔ اور جب بھی ان کا کوئی بھائی غلطی کر رہا ہوگا۔ وہ اسے راہ راست پر لانے کی کوشش کریں گے۔ میں ذمہ دار عہدیداروں سے بھی امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو کماحقہ ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ دیگر خدام سے ان کی ذمہ داری زیادہ ہے۔ لیکن فی الحال انہوں نے بھی تربیت خدام کی طرف پوری توجہ نہیں دی۔ انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ان کے سپرد ایک خدمت کی ہے۔ وہ اس خدمت کو ابتلا کا موجب نہ بنائیں۔ بلکہ اپنا فرض ادا کر کے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والے بنیں۔ (خاکسار محمد یاسین)

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت جلسے

چوہڑکانہ منڈی

مورخہ ۹/۱۱/۵۴ بروز منگل بعد نماز فجر جماعت احمدیہ چوہڑکانہ منڈی کا جلسہ سیرۃ النبی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نعت کے بعد حکیم سعد اللہ خان صاحب و ... محمد رشید صاحب نے مضمون سنائے۔ خاکسار نے جلسہ کا مقصد واضح کیا۔ (شیخ محمد علی انبالوی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چوہڑکانہ منڈی ضلع شیخوپورہ)

ڈیرہ اسمٰعیل خان

مورخہ ۹/۱۱/۵۴ کو مقامی جماعت کی طرف سے جلسہ نہایت شان سے منایا گیا۔ جس میں غیر احمدی دوستوں کے علاوہ غیر احمدی معزز مستورات بھی شامل ہوئیں بہت سے حاضرین جلسہ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پاک تعلیم پر چلنے کے عزم کا اظہار کیا۔ (نامہ نگار)

جھنگ شہر

مورخہ ۱۷ نومبر بوقت ساڑھے تین بجے بعد دوپہر مسجد احمدیہ جھنگ شہر میں جلسہ سیرت النبی صلعم زیر صدارت مکرم چوہدری محمد حسین صاحب سابق امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان منعقد ہوا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید و نظم سے شروع ہوئی۔ بعد ازاں متعدد خدام نے حضور پُرنور آقائے نامدار کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر مضامین بیان کئے صدر صاحب نے ایک مختصر تقریر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر روشنی ڈالی۔ اور احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ آنحضرت صلعم کی حیات طیبہ کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔

دعائے مغفرت کی درخواست

خواجہ محمود احمد بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر کنٹونمنٹ بورڈ ماڈل سکول گوالمنڈی راولپنڈی کے والد محترم خواجہ محمد صدیق صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ ٹیلیگراف انسپکٹر ریلوے لاہور ۱۸/۱۱/۵۴ کی رات وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم مخلص احمدی اور بہترین دوست اور رفیق تھے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ اور پسماندگان کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

دعاجو، عبید اللہ خان ہومیو پاتھ کوچہ اسمٰعیل حسین۔ گوالمنڈی۔ لاہور)

خدام کے لئے زریں ارشادات

ماہنامہ خالد کے دسمبر کے شمارہ میں (جو یکم دسمبر کو شائع ہو رہا ہے) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر افتتاحی تقریر اور مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ کے فیصلہ جات شائع ہو رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان زریں ارشادات کا ہر خادم کے پاس ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا قائدین و زعماء خدام الاحمدیہ اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کا انتظام کریں۔

مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۸ نومبر میں "عزیز جمال احمد مرحوم" کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں چند ایک غلطیاں رہ گئی ہیں۔ (۱) یہ مضمون مستری نذر محمد صاحب والد جمال احمد مرحوم نے لکھا ہے (۲) مستری صاحب کے اس بچے کا نام جو جمال احمد مرحوم سے قبل جوانی میں فوت ہو گیا تھا امتیاز احمد تھا۔ (۳) جمال احمد مرحوم کے کمسن بھائی کا نام منیر احمد نہیں بلکہ نصیر احمد ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

الوداعی پارٹی

مورخہ ۱۳ نومبر بروز ہفتہ ۶½ بجے شب زیر صدارت مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر امیر جماعت ہائے ضلع۔ میاں محمد عبدالرب صاحب قائد مجلس جن کا تبادلہ مظفر گڑھ ہو گیا ہے کو الوداع پارٹی دی گئی تمام خدام اور انصار موجود تھے۔ محمد سعید صاحب نے مجلس کی طرف سے ایڈریس پیش کیا۔ میاں عبدالرب صاحب نے اس کے جواب میں مجلس کو چند نصائح فرمائیں۔ اور مجلس کا شکریہ ادا کیا۔ مولوی محمد احمد صاحب نعیم مبلغ سلسلہ عالیہ نے مجلس کو خدمت خلق کی طرف توجہ دلائی مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر امیر جماعت نے خدام کو ہر کام میں نمایاں حصہ لینے کی تلقین کی۔ یہ تقریب دعا پر ختم ہوئی۔ (غلام سرور ناصر مجلس خدام الاحمدیہ ڈیرہ غازی خان)

تعلیم الاسلام کالج یونین کے انتخابات

تعلیم الاسلام کالج یونین کے حالیہ انتخابات میں چوہدری خالد بشیر اکثریت سے نائب صدر منتخب کئے گئے ہیں۔

محمد احمد لطیف سیکرٹری۔ سلیم ناصر جوائنٹ سیکرٹری اور عبد اللہ الوکر اسسٹنٹ سیکرٹری منتخب

197

نسلی امتیاز کی وبا — اور — مغربی اقوام

"دُنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ انسانی مساوات کے اسلامی تصور کو زیادہ سے زیادہ عام کیا جائے"

(ڈونبی)

مسعود احمد

اس سے قبل ایک مضمون میں اس امر پر روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ کہ ہندو معاشرے سے ذات پات کی تمیز اور چھوت چھات اس وقت تک دور نہیں ہوگی۔ جب تک کہ اس معاشرے کے افراد اسلام کے تہذیبی نظام کو نہیں اپنائیں گے۔ آج اس امر کو واضح کرنا مقصود ہے۔ کہ ذات پات کی تمیز صرف ہندو سوسائٹی تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ خود مہذب کہلانے والی وہ مغربی اقوام بھی اس مرض میں مبتلا ہیں۔ جنہیں اپنی مادی تہذیب پر حد درجہ ناز ہے۔ اور جس کے زعم میں وہ باقی دنیا کو مہذب گردانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

چنانچہ کون نہیں جانتا کہ آج مغربی اقوام کے لئے نسلی امتیاز کا مسئلہ سوہان روح بنا ہوا ہے۔ ان اقوام کے بیشتر افراد ہزار مہذب کہلانے کے باوجود ابھی تک کالے اور گورے کی تمیز میں الجھے ہوئے ہیں۔ اور ان کے "تہذیب یافتہ و سفید" ذہن یہ باور کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ سیاہ فام لوگ بھی انہی کی طرح انسان ہیں۔ اور تمدنی اعتبار سے انہی حقوق اور انہی مراعات کے سزاوار ہیں جو انہوں نے محض اپنے لئے مخصوص کر رکھی ہیں یوں تو نسلی امتیاز کا مسئلہ کسی نہ کسی شکل میں مغرب کے ہر ملک میں موجود ہے۔ لیکن جنوبی افریقہ اور امریکہ میں اس کی شدت اپنی انتہا کو پہونچی ہوئی ہے۔ اور علی الخصوص جنوبی افریقہ کی یونین نے اس میدان میں جو مثال قائم کی ہے مغرب کا کوئی دوسرا ملک اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ جنوبی افریقہ کی کل آبادی ایک کروڑ ۱۲ لاکھ ۵۹ ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ اس میں سے یوروپین باشندوں کی تعداد صرف ۲۳ لاکھ سے کچھ زیادہ ہے۔ باقی آبادی میں سے ۸۰ - ۹۰ لاکھ کے قریب حبشی اور تین لاکھ سے کچھ زائد ہندوستانی و پاکستانی باشندے ہیں۔ جو اکثر و بیشتر ان محنت کش لوگوں کی اولاد ہیں۔ جو ۱۸۷۰ء میں وہاں جا کر آباد ہو گئے تھے۔ گویا مجموعی لحاظ سے دیکھا جائے تو ایک طرف یوروپین باشندوں اور دوسری طرف حبشی و رنگ دار نسل کے باشندوں کا باہمی تناسب ایک اور چار کا ہے۔ یعنی کل آبادی کا ایک چوتھائی یوروپین لوگ ہیں۔ اور تین چوتھائی حبشی اور دوسری رنگ دار نسل کے لوگ۔ اس تناسب کے باوجود جمہوریت کے موجودہ دور میں جس پر مغربی تہذیب کو بے حد ناز ہے۔ حکومت کی تمام باگ ڈور اور جملہ اختیارات صرف اور صرف یوروپین باشندوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ اور انہوں نے باقی تین چوتھائی آبادی کو جس قسم کی زدہ حالت میں رہنے پر مجبور کیا ہوا ہے۔ وہ ہندو معاشرے کی چھوت چھات سے کسی طرح کم نہیں ہے۔ اقوام متحدہ یا اسی قسم کے دوسرے اداروں میں ان مظلوموں کی حالت کو سدھارنے کی جتنی زیادہ کوشش کی جاتی ہے۔ جنوبی افریقہ کی یورپی حکومت اسی قدر زیادہ سخت رویہ اختیار کر کے ان پر عرصۂ حیات تنگ کرنے کا اور زیادہ گھناؤنا مظاہرہ شروع کر دیتی ہے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی ۱۹۵۳ء میں اپنے ایک تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ کی بناء پر یہ فیصلہ دے چکی ہے کہ

(۱) نسلی امتیاز کے قوانین اقوام متحدہ کے منشور اور عالمی سطح پر منظور شدہ انسانی حقوق کے سراسر خلاف ہیں۔

(۲) یہ قطعاً ناممکن ہے کہ کسی پسماندہ قوم کے عوام نسلی امتیاز اور علیحدگی کی پالیسی کو تسلیم کرنے پر آمادہ ہو سکتے ہیں۔

(۳) یہ پالیسی خود جنوبی افریقہ کے داخلی امن اور خارجی تعلقات کے حق میں انتہائی خطرناک ہے۔

اقوام متحدہ کے اس فیصلے کے باوجود جنوبی افریقہ کی خالص یورپی حکومت نسلی امتیاز کو شدید سے شدید تر بناتی چلی جا رہی ہے۔ اور ایسے حالات پیدا کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ کہ وہاں خفیف سے خفیف مساوات بھی عملاً جڑ نہ پکڑ سکے۔

امریکہ میں اگرچہ حبشی آبادی کو از روئے آئین قریب قریب یکساں حقوق حاصل ہیں۔ لیکن عملاً وہاں بھی حبشیوں کے ساتھ مساویانہ سلوک روا نہیں رکھا جاتا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یورپی نسل کے امریکی باشندے نسلی تفوق کے بہت زیادہ دلدادہ ہیں۔ اور وہ یہ برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ کہ کالی نسل کے لوگ انہی کی طرح ترقی کر کے ان میں گھل مل جائیں اور باقاعدہ ان کے سوشل نظام کا جزو شمار ہونے لگیں۔ اسی لئے وہاں کی حبشی آبادی ابھی تک پسماندہ حالت میں ہے۔ اور عملاً اسے وہ مراعات بھی حاصل نہیں ہیں۔ جو از روئے قانون اسے ملنی چاہئیں۔ الغرض سوشل تعلقات اور پبلک اجتماعات میں کالے اور گورے کا امتیاز وہاں بھی موجود ہے۔ اور اس طرح تہذیب و تمدن کے دور دورے کے باوجود انسانیت گھٹیا اور بڑھیا ذاتوں میں بٹی ہوئی ہے۔

وہاں نسلی برتری کا احساس کس درجہ لوگوں کے ذہنوں پر غالب ہے۔ اس کا اندازہ امریکہ کی عدالت عالیہ کے اس تاریخی فیصلے کے ردّ عمل سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ جو اس نے گزشتہ مئی میں پبلک سکولوں کے اندر کالے اور گورے کی تمیز روا رکھنے کے خلاف دیا تھا۔ امریکہ کی جنوبی ریاستوں میں جہاں حبشی النسل لوگ بکثرت آباد ہیں سالہا سال سے اس طریق پر عمل ہوتا چلا آ رہا ہے۔ کہ ان سکولوں میں جو خالصتہً یورپی نسل کے بچوں کے لئے مخصوص ہیں کوئی حبشی بچہ داخل نہیں ہو سکتا۔ حبشی بچوں کے لئے تعلیم کا انتظام ضرور ہے۔ لیکن یورپی نسل کے بچوں کے مخصوص تعلیمی اداروں سے بالکل علیحدہ اداروں میں۔ گویا وہاں تعلیم کی بنیاد ہی ایک قسم کی "چھوت چھات اور ذات پات کی تمیز" پر مبنی ہے۔ رنگ دار نسل کے امریکی باشندوں کی نیشنل ایسوسی ایشن عرصۂ دراز سے اس امتیاز کو ختم کرانے کی کوشش کر رہی تھی۔ بالآخر یہ معاملہ عدالت عالیہ تک پہونچا اور عدالت نے جو نو ججوں پر مشتمل ہے ۱۷ مئی ۱۹۵۴ء کو متفقہ طور پر یہ فیصلہ دیا کہ تعلیم کے بارے میں نسلی امتیاز روا رکھنا امریکی آئین کے خلاف ہے۔

آئین میں یہ صاف مذکور ہے کہ ہر امریکی باشندے کو از روئے قانون ایک جیسے تحفظات حاصل ہوں گے۔ اس صراحت کے باوجود علیحدہ علیحدہ سکولوں کے قیام کا جواز کیسے نکالا گیا؟ سو تعلیم کے بارے میں آئین کی اس دفعہ کی آج تک قانوناً یہ توجیہہ کی جاتی رہی کہ کالی اور گوری نسل کے باشندوں کو تحفظات تو ایک جیسے ہی حاصل ہوں گے۔ لیکن اپنے اپنے دائرے میں۔ یعنی ایک جیسے تحفظات کی شرط کے لئے دونوں نسلوں کا ایک ہی دائرے میں داخل ہونا ضروری نہیں بلکہ دونوں علیحدہ علیحدہ دائروں میں رہتے ہوئے ایک جیسے حقوق و مراعات کے سزاوار ٹھہریں گے۔ اس توجیہہ پر روشنی ڈالتے ہوئے عدالت نے اپنے فیصلے میں لکھا:-

"حبشی بچوں کو محض نسلی امتیاز کی بناء پر دوسری نسل کے ہم عمر بچوں سے جان بوجھ کر علیحدہ کرنا ان میں اپنی حیثیت اور درجے کے متعلق احساس کمتری پیدا کرتا ہے۔ جس کا ان کے دلوں اور دماغوں پر ایسے رنگ میں اثر پڑنا لازمی ہے۔ کہ جسے پھر شاید تمام عمر زائل نہ کیا جا سکے۔ اس لئے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں۔ کہ تعلیم کے معاملے میں "علیحدہ لیکن مساوی" کے تصور کے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے تعلیمی سہولتوں میں علیحدگی کو روا رکھنا فی نفسہ عدم مساوات پر دلالت کرتا ہے۔"

اس میں شک نہیں شمالی ریاستوں کے علاوہ خود جنوبی ریاستوں میں سے بھی چند ایک میں اس فیصلے کا بہت حد تک خیر مقدم ہی کیا گیا۔ لیکن باقی جنوبی ریاستوں نے اس فیصلے کو سراسر ناقابل عمل گردانا اور بعض لوگوں نے اس کے خلاف اچھی خاصی برہمی کا بھی اظہار کیا۔ سینیٹر رچرڈ رسل نے اس امر پر زور دیتے ہوئے کہ نسلی امتیاز کے مسئلے کو عدالتی بنیاد کی بجائے قانون سازی کی سطح پر حل کرنا چاہیئے۔ حسب ذیل ریمارک دینے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھا کہ:-

"عدالتی اختیارات کا علی الاعلان ناروا استعمال" [1]

جارجیا کے گورنر نے کہا:-

"قانون اور سابقہ روایات کو نظر انداز کر دیا گیا ہے ...... اور عدالت علم سیاست کے لیول پر اتر آئی ہے .... جارجیا کے باشندے اپنے اس حق کے لئے برابر جدوجہد کرتے رہیں گے۔ کہ اپنے معاملات کو طے کرنے کے وہ خود ہی مجاز ہیں۔ ہم عنقریب ایک پروگرام مرتب کریں گے۔ جس کا مقصد یہ ہوگا کہ نسلوں کی مستقل علیحدگی کا سلسلہ آئندہ بھی جاری رہ سکے" [1]

انہوں نے ایک اور موقعہ پر اس بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:-

"میں اس کا قائل نہیں ہوں۔ کہ حبشی اور گوری نسل کے بچے سکولوں وغیرہ میں باہم گھل مل جائیں۔ جب تک میں گورنر ہوں۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکے گا" [2]

(باقی صفحہ ۶ پر)

---

[1] بحوالہ Time (weekly News magazine of America) مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۵۴ء صفحہ ۱ کالم ۱ و ۲

[2] بحوالہ News week (weekly news magazine of America) مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۵۴ء صفحہ ۱۱ کالم ۳

اسی طرح کارولینا کے گورنر مسٹر جیمز ایف بائرنز نے اعلان کیا:-

"ساؤتھ کارولینا کی حکومت نہ اب اور نہ آئندہ کئی سال تک سکولوں میں سفید فام اور رنگدار نسلوں کے بچوں کو باہم مل کر پڑھنے کی اجازت دیگی"

اگرچہ بعد کی اطلاعات سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حکومت عدالتِ عالیہ کے فیصلے کو عملی جامہ پہنانے میں بالآخر کامیاب ہو جائیگی۔ کیونکہ رفتہ رفتہ جنوبی ریاستوں میں بھی مخالفت کا جوش ختم ہو جانا رہا ہے۔ تاہم اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس بارے میں امریکی عوام کے ایک حصے کے جذبات اتنے شدید ہیں، کہ وہ نسلی امتیاز کے فقدان کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ اور عدالتِ عالیہ کے فیصلے کے باوجود انہوں نے نسلی امتیاز کو ختم کرنے کی جدوجہد کے خلاف ناراضگی کا اظہار کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔

بہرحال یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ جنوبی افریقہ اور امریکہ میں یورپی نسل کے ایسے طبقے موجود ہیں۔ جو نسلی امتیاز کو اپنا جزوِ ایمان سمجھتے ہیں۔ اور ان کے لئے اس سے دستکش ہونا ممکن نہیں ہے۔ اس بارے میں جذبات کی شدت کا یہ عالم ہے، کہ جنوبی افریقہ تو اقوام متحدہ کے فیصلے کو ٹھکرا رہا ہے۔ اور امریکی عوام کا ایک طبقہ خود اپنے ہی ملک کے سپریم کورٹ کے فیصلے کو خاطر میں لانے کے لئے تیار نہیں ہے۔ آخر اس شدت اور برہمی کی وجوہات کیا ہیں؟ اس کی ایک ہی وجہ ہے۔ اور جسے ہم گذشتہ مضمون میں (حوالہ کے لئے دیکھیں الفضل مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۵۴ء) وضاحت سے بیان کر چکے ہیں۔ یعنی یہی کہ جو سماجی خرابیاں کسی کلچرل نظام کے زیر اثر افراد و اقوام کے ذہنوں میں جڑ پکڑ لیتی ہیں۔ وہ محض آئین و قوانین کی مدد سے دور نہیں ہوا کرتیں۔ ان کے دور کرنے کا ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ یہ کہ ایک برتر تہذیبی اور اخلاقی نظام کی مدد سے لوگوں کا نقطۂ نظر تبدیل اور ان کے اذہان کی تطہیر کی جائے۔ اس کے بغیر سماجی خرابیوں کو دور کرنے کی ہر کوشش رائیگاں جائیگی۔ مغرب کی مادی تہذیب کے زیر اثر جب نسلی امتیاز کا احساس یورپی عوام کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکا ہے۔ تو پھر وہ ایسے قوانین پر کیوں برافروختہ نہ ہوں۔ جو ان کے تہذیبی نظام کے بنیادی تصورات سے ٹکراتے ہیں۔ ایسی صورت میں لاکھ قوانین بنائے جائیں۔ اور لوگوں کو تعزیر و تعذیب کے لاکھ ڈراوے دیئے جائیں۔ ان کے اندر وہ حقیقی تبدیلی پیدا نہیں ہوگی۔ جس کی خاطر یہ سب جتن کئے جا رہے ہیں۔ عارضی تبدیلی تو رونما ہو سکتی ہے۔ لیکن محض قوانین پر انحصار کرتے ہوئے مستقل تبدیلی عمل میں نہیں آ سکتی۔ اسی لئے مشہور امریکی رسالے "نیوز ویک" نے امریکی عدالتِ عالیہ کے فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے صاف لکھ دیا تھا۔

"حبشیوں کے خلاف ذاتی تعصب کا سلسلہ جاری رہے گا۔ کیونکہ عدالت کا فیصلہ کسی انسان کے افعال پر ایک قسم کی پابندی تو عائد کر سکتا ہے لیکن وہ راتوں رات اس کے نقطۂ نظر یا فکری جہت کو نہیں بدل سکتا"

(نیوز ویک ۲۴ مئی ۱۹۵۴ء صفحہ ۱۱ کالم اول)

پس جب تک یورپی اقوام کے قلوب و اذہان پر سے مغرب کی مادی تہذیب کی فرمانروائی ختم نہیں ہوگی۔ اور ان کے افراد اسلام کے اس روحانی نظام کو نہیں اپنائیں گے۔ جو ذات پات کی تمیز، چھوت چھات اور نسلی امتیاز کو بیخ و بن سے اکھاڑ کر رکھ دیتا ہے اس وقت تک نسلی امتیاز اور اسکی ہلاکت آفرینی سے انہیں نجات نہیں ملے گی۔ یہ ہم ہی نہیں کہتے بلکہ خود مغرب کے نامور مفکر اس حقیقت کو شدت سے محسوس کر رہے ہیں۔ کیونکہ انہیں نظر آ رہا ہے کہ نسلی امتیاز کے پردے میں عالمی پیمانے پر خلفشار و بدامنی کے جراثیم پرورش پا رہے ہیں۔ ان کا اپنا خیال یہ ہے کہ اگر مساواتِ انسانی کے اسلامی تصور کو جلد نہ اپنایا گیا۔ تو مغربی تہذیب پاش پاش ہو کر اپنی موت آپ مر جائیگی۔ نسلی امتیاز کی وجہ سے اس وقت دنیا کو جو خطرہ لاحق ہے۔ مشہور برطانوی مفکر و مورخ مسٹر آرنلڈ جے ٹوئن بی نے اپنے ایک مضمون میں اس کا اچھی طرح تجزیہ کیا ہے۔ اور اس کے تمام نتائج و عواقب پر روشنی ڈالنے کے بعد اس امکان کی نشاندہی کی ہے کہ اگر مغرب نے اپنے تہذیبی نظام کی جلد اصلاح نہ کی تو بالآخر اسلامی روح غالب آ کر دنیا کو مغربی تہذیب کی فرمانروائی سے نجات دلا دے گی۔ اور پھر نسلی امتیاز ہی کا نہیں بلکہ خود مغربی تہذیب کا قصہ پاک ہو جائے گا۔ وہ لکھتے ہیں:-

"مسلمانوں میں نسلی برتری کے احساس کا فقدان اسلام کے اخلاقی کارناموں میں سے ایک عظیم کارنامہ ہے۔ آج کل کی دنیا میں اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ اسلام کی اس خوبی کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے۔ اگرچہ تاریخ عالم کے مطالعہ سے ہم یہی باور کرنے پر مجبور ہیں۔ کہ بنی نوع انسان کے باہمی اختلاط ہی جو ہمیشہ سے چلا آ رہا ہے۔ اور ہمیشہ چلتا چلا جائے گا۔ نسلی برتری کے احساس کو بنیادی حیثیت حاصل نہیں ہے۔ بلکہ یہ احساس جب بھی ابھرا ہے۔ محض استثنائی حالتوں میں ہی ابھرا ہے۔ لیکن اس کا کیا کیا جائے۔ کہ موجودہ دنیا کی صورتِ حال اس لحاظ سے ایک مہلک پہلو کی حامل ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ نسلی برتری کا احساس ان قوموں میں بڑی شدت سے پایا جاتا ہے جنہیں گذشتہ چار صدیوں کے باہمی مقابلے اور تگ و دو کے نتیجہ میں وراثتِ اراضی کا بیشتر حصہ ملا ہے۔

اس میں شک نہیں انگریزی بولنے والی اقوام کی فتحمندی بعض لحاظ سے بنی نوع انسان کے لئے مفید رہی ہے۔ لیکن اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ان اقوام کا فتح مند ہونا بنی نوع انسان کے لئے بالعموم بدقسمتی اور تیرہ بختی پر منتج ہوا ہے۔ انگریزی بولنے والی اقوام جو سمندر پار کی نئی دنیا میں جا جا کر آباد ہونے میں کامیاب ہوئیں۔ انہوں نے باہمی اختلاط اور میل جول کے لحاظ سے کوئی اچھی مثال قائم نہیں کی۔ اکثر و بیشتر انہوں نے ان علاقوں کے اصل اور قدیم باشندوں کا صفایا بول دیا۔ اور جہاں انہوں نے قدیم آبادی کو زندہ رہنے کی اجازت بھی دی۔ جیسا کہ جنوبی افریقہ میں ہوا۔ یا جیسا کہ شمالی امریکہ میں انہوں نے حبشی باشندوں کو مزدوروں کے طور پر لا لا کر اپنے ہاں آباد کیا۔ تو وہاں انہوں نے اس مفلوج کر دینے والے نظام کو ہی رواج دینے کی کوشش کی جسے ہم ہندوستان میں ذات پات کے نام سے مطعون کرنے کے عادی ہیں۔ کیونکہ اس ملک میں یہ امتیاز صدیوں سے رواج پذیر ہونے کے باعث اپنی انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔ پست اقوام کا صفایا کرنے یا انہیں اپنے ہی درمیان اپنے سے علیحدہ رکھنے کا ایک بدل یہ بھی ہے۔ کہ انہیں اپنے میں سے نکال کر یکسر نظر انداز کر دیا جائے۔ یہ پالیسی کسی قوم کے اندرونی خلفشار کو تو دور کر سکتی ہے۔ لیکن یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ یہ خلفشار کس قیمت پر دور ہوگا۔ اس کی قیمت بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ بین الاقوامی کشیدگی اور کھچاؤ کی ایک مہلک تر صورت پیدا ہو کر ایک نئی مصیبت سہیڑ لی جائے۔ ایسی پالیسی پر عمل پیرا ہونے میں اس وقت بین الاقوامی کشیدگی اور بھی زیادہ مہلک ثابت ہوگی۔ کہ جب اس پالیسی کا اطلاق ان غیر نسلوں پر کیا جائے گا۔ جو وحشی نہیں اچھی خاصی مہذب ہیں جیسا کہ ہندو چینی اور جاپانی وغیرہ....

"اس وقت صورتِ حال یہ ہے۔ کہ نسلی رواداری کو برداشت نہ کرنے والوں کا پلہ بھاری ہے۔ اور اگر ان کا یہ رویہ اسی طرح جاری رہا۔ تو یہ بالآخر عام تباہی پر منتج ہوئے بغیر نہ رہے گا۔ تاہم اس بات کے امکان کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ کہ نسلی رواداری کی حامی طاقتیں جو اس وقت ایک انتہائی اہم روحانی جدوجہد میں اس طور پر مصروف ہیں۔ کہ ان کے جیتنے کی بظاہر کوئی امید نظر نہیں آتی۔ فی الحقیقت آگے چل کر کسی وقت ابھر آئیں۔ اور نسلی امتیاز کے خلاف بڑھتا ہوا تاثر جو اس وقت دبی ہوئی حالت میں ہے یکدم نمایاں ہو کر ان کا پلہ بھاری کر دے۔

پس یہ عین قرین قیاس ہے۔ کہ اسلامی روح نسلی رواداری کے حامیوں کے حق میں ایسی بروقت کمک ثابت ہو۔ کہ جو بالآخر رواداری اور امن کا بول بالا کر دے اور اس طرح نسلی امتیاز کا قصہ پاک ہو جائے۔"

[Civilization on Trial by Arnold J. Toynbee (Oxford University Press) Page 205—206]

مسٹر ٹوئن بی نے جن حقیقت افروز خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ان سے یہ امر اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے۔ کہ نسلی امتیاز کی ہلاکت آفرینی کا علاج آئین و قوانین کی مدد سے نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اس کا علاج اس حقیقت میں مضمر ہے۔ کہ مغربی تہذیب کے بنیادی تصورات کو بدل کر انہیں اسلامی تہذیب کے ہم آہنگ بنایا جائے۔ اور اگر مغربی تہذیب کی مادہ پرستی اسی طرح برقرار رہی اور اس تہذیب کے ماننے والوں نے زمانے کے حالات کے مطابق اپنے آپ کو نہ بدلا تو پھر دو حالتوں میں سے ایک حالت کا رونما ہونا ضروری ہے۔

اول یہ کہ نسلی امتیاز کی روز افزوں شدت کے باعث دنیا میں بدامنی پھیلتی چلی جائے۔ اور اس طرح وسیع پیمانے پر ایک ہولناک تباہی رونما ہو۔ جو مغربی تہذیب کو بھسم کر کے رکھ دے۔

دوم:- یہ کہ نسلی امتیاز کے خلاف تاثر جو ابھی تک خوابیدہ حالت میں ہے۔ بڑھتے بڑھتے بالآخر اسلامی روح سے ہمکنار ہو جائے۔ اور اس طرح وہ دنیا میں اس تہذیب کے علمبرداروں کا پلہ بھاری کر دے۔ جو انسانی اخوت اور مساوات کی ضامن ہے

ان دونوں حالتوں میں سے خواہ کوئی حالت رونما ہو۔ بہرحال مغربی تہذیب کی تباہی لازمی ہے اور اس کے بجائے ایک نئے تہذیبی نظام کا ابھرنا اور دنیا پر محیط ہونا ناگزیر ہے۔ وہ نیا نظام بجز اسلام کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ باقی تمام نظام کسی نہ کسی شکل میں عدمِ مساوات کے حامی ہیں۔ خواہ وہ ذات پات کی تمیز اور چھوت چھات کی تفریق ہو یا نسلی امتیاز اور قومی تفاخر کا تباہ کن احساس۔ الغرض خدائی مشیت کے تحت قوموں کے ذہن اور مزاج ٹھوکریں کھا کھا کر اور اپنی غلطیوں کی سزا بھگت کر اسلام کی شکل میں ایک نئی تبدیلی کو خوش آمدید کہنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ ایک ہولناک تباہی میں سے گزر کر اس تبدیلی سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ یا حقیقت پسندی غالب آ کر انہیں از خود اسلام کی آغوش میں لے آتی ہے۔ بہر صورت اسلام کی فتح مقدر ہو چکی ہے۔ جو جلد یا بدیر ظاہر ہو کر رہے گی۔ اور اب کوئی طاقت اس کی راہ میں مزاحم نہ ہو سکے گی۔

درخواست دعا

میری بیوی عرصہ سے بیمار چلی آتی ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں
خاکسار وہاب الدین کیپٹن از ربوہ۔

علہ دیکھو ٹائم نیوز ویک دی ویکلی نیوز میگزین آف امریکہ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۵۴ء صفحہ ۱۱ کالم ۳

وصیتیں

198

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ۔

وصیت ع۱۴۰۷۳ میں عمر الدین ولد چوہدری حلالی صاحب قوم وینس پیشہ زمیندارہ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن چاہ جیون سنگھ والا ڈاکخانہ بستی رام سنگھ ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ جو تھی۔ وہ ہندوستان مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اب مجھے غیر مستقل اراضی پون آٹھ گھماؤں واقع چاہ جیون سنگھ والا ملی ہے۔ جس کے بیع اور رہن کرنے کا مجھے گورنمنٹ کی طرف سے اجازت نہیں ملی ہے۔ اس کی سالانہ آمدنی مبلغ ۲۰۰/- روپیہ پر میرا گذارہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ آمدنی کے کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد تازیست ادا کرتا رہوں گا۔ اور جو جائداد پیدا کروں۔ اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: چوہدری عمر الدین نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا گواہ شد: عبد العزیز پسر موصی مذکور۔

وصیت ع۱۴۰۷۴ میں میاں فیروز الدین ولد امیر باز قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن لالیس ظفر آباد ڈاکخانہ بشیر آباد ضلع حیدرآباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائداد ایک سلائی مشین سنگر جس کی قیمت ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ ایک راس بھینس جس کی قیمت ۱۳۳/- روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ آمد کاشتکاری ۱۴۳/- روپیہ ہوتی ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہونگا نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ العبد: فیروز دین۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا گواہ شد: محمد حسین ظفر آباد اسٹیٹ۔

وصیت ع۱۴۰۷۵ میں محمد علی ولد چوہدری دالی صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد ۶½ بیگھہ زمین اور ایک رہائشی مکان ہے جس کی قیمت مبلغ ۱۷۰۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرا گذارہ ماہوار تنخواہ مبلغ ۹۰/- روپے اور گندم ۲½ من پر ہے۔ میں اس آمد اور زمین کی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میں تازیست آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد: محمد علی اسسٹنٹ منیجر بشیر آباد اسٹیٹ براستہ ٹنڈو اللہ یار سندھ ضلع حیدرآباد سندھ۔ گواہ شد: محمد صادق بشیر آباد اسٹیٹ۔ گواہ شد: محمد عبد اللہ گواہ شد: محمد اسمٰعیل خالد منیجر بشیر آباد اسٹیٹ

مشرقی بنگال میں چار کروڑ سے زائد روپیہ تعلیم پر خرچ کیا جائیگا

ڈھاکہ ۲۹ نومبر۔ مشرقی بنگال کے قائم مقام گورنر اور ڈھاکہ یونیورسٹی کے چانسلر مسٹر تھامس ایلیس نے آج کنووکیشن میں تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اس سال صوبے میں تعلیم پر چار کروڑ دس لاکھ روپے سے زائد رقم خرچ کی جائے گی۔ آپ نے کہا۔ یہ رقم پانچ سال پہلے کے مقابلے میں ۸۰ فی صد زیادہ ہے۔ حکومت کی پالیسی یہ ہے۔ کہ صوبہ میں تعلیمی سہولتوں کو زیادہ سے زیادہ عام کیا جائے۔ اس سلسلہ میں تعلیمی ترقی کا جو پانچ سالہ منصوبہ مرتب کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق پانچ سکولوں کا تعلیمی معیار بلند کیا جائیگا۔ اب تک صوبہ میں تین ٹریننگ کالج کھولے جا چکے ہیں۔ اور جلد ہی راجشاہی میں بھی ایک کالج کھول دیا جائے گا۔ آپ نے کہا۔ یونیورسٹیوں کو محض ڈگریاں تقسیم کرنے کا ادارہ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ انہیں قوم کے نونہالوں کے کردار کی تربیت کا مرکز ہونا چاہیئے۔ طلباء کی تربیت اس انداز سے کی جانی چاہیئے کہ وہ بڑے ہو کر ملک و ملت کی تعمیر و ترقی میں اپنی ذمہ داری کو باحسن طریق نبھا سکیں۔ اور زندگی کے حقائق کا سامنا کرتے وقت جرأت سے حوصلہ مندی کا ثبوت دے سکیں۔

چین نے امریکی قیدی رہا کرنے کا مطالبہ مسترد کر دیا

ہانگ کانگ ۲۹ نومبر۔ کمیونسٹ چین نے تیرہ امریکی قیدیوں کو رہا کرنے کے متعلق حکومت امریکہ کا مطالبہ مسترد کر دیا ہے۔ ان تیرہ امریکیوں کو جاسوسی کے الزام میں مختلف سزائیں دی گئی ہیں۔ پیکنگ ریڈیو نے اطلاع دی ہے۔ کہ برطانوی وزیر مختار نے کمیونسٹ چین کے نائب وزیر خارجہ کو اس سلسلہ میں امریکہ کا جو احتجاجی مراسلہ دیا تھا۔ اسے واپس کر دیا گیا ہے۔

حکومت امریکہ نے کمیونسٹ چین میں برطانوی وزیر مختار مسٹر ہمفری ٹریولین کی وساطت سے نہایت سخت الفاظ میں کمیونسٹ چین کی حکومت سے یہ مطالبہ کیا تھا۔ کہ ان امریکیوں کو فوراً رہا کر دیا جائے۔ احتجاجی مراسلہ روانہ کرنے کے بعد امریکی حکام نے مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر غور کیا۔ امریکی لیجن نیشنل کمانڈر نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ چین کے خلاف سخت کاروائی کی جائے۔ کیونکہ احتجاج اور بات چیت بے سود ثابت ہوئی ہے۔

انہوں نے کہا۔ امریکی قیدیوں کی رہائی اس صورت میں ممکن ہو سکتی ہے۔ کہ برطانیہ کمیونسٹ چین کا اقتصادی بائیکاٹ کرے۔

انہوں نے مطالبہ کیا۔ کہ امریکہ چین کی ناکہ بندی کرے۔ اور اس کے نتائج کی پرواہ نہ کی جائے۔

پیکنگ ریڈیو نے بتایا ہے۔ کہ امریکی مطالبہ میں حقائق سے انکار کیا گیا ہے۔ امریکی جاسوسوں کے خلاف الزامات کے ٹھوس ثبوت موجود ہیں یاد رہے ۲۶ نومبر کو چین کی ایک سرکاری اطلاع میں بتایا گیا تھا۔ کہ ۱۹۵۱ء سے اب تک امریکہ کے ۱۰۶ جاسوس گرفتار اور چھ ہلاک ہو چکے ہیں برطانیہ نے بھی امریکی احتجاج کی حمایت کی ہے اور ان ممالک کی زبردست مذمت کی ہے۔

اکالی دل کی کامیابی

نئی دہلی ۲۹ نومبر۔ گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے انتخابات میں ماسٹر تارا سنگھ کی اکالی دل پارٹی نے کانگرس کی حامی پارٹی خالصہ دل کو شکست دے دی ہے۔ اکالی دل نے ۱۲۹ اور خالصہ دل نے دو نشستیں حاصل کی ہیں۔ خالصہ دل کے صدر ایشر سنگھ بھی ہار گئے ہیں۔

عرب وزرائے خارجہ کا اجلاس

قاہرہ ۲۹ نومبر۔ کل عرب ممالک کے سفارتی نمائندوں کا اجلاس ہوا۔ لبنانی وزیر مختار نے صدارت کی۔ پندرہ منٹ کے بعد اجلاس پیر تک ملتوی ہو گیا۔ کل عرب ممالک کے وزرائے خارجہ کا اجلاس ہونا تھا۔ عراق وزرائے خارجہ نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اجلاس کی صدارت مصری وزیر خارجہ ڈاکٹر فوزی کریں۔ مصر نے اجلاس کی صدارت کے لئے محکمہ خارجہ کے انڈر سیکرٹری کا نام پیش کیا تھا۔

کپڑے پر کنٹرول نہیں ہٹایا گیا

ڈھاکہ ۲۹ نومبر۔ سول سپلائز کمشنر مسٹر ایس۔ این باقر نے اس خبر کی وضاحت کی ہے۔ کہ مشرقی پاکستان میں کپڑے پر کنٹرول ختم کر دیا گیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ کپڑے کی تقسیم اور قیمتوں پر کنٹرول بدستور جاری ہے آپ نے بتایا کہ کپڑے کی راشن بندی ختم کی گئی ہے

اخوان المسلمین نے کمیونسٹوں اور اسرائیل سے ساز باز کر رکھی ہے

قاہرہ ۲۹ نومبر۔ مصر کے وزیر داخلہ لیفٹیننٹ کرنل ذکریا محی الدین نے سرکاری طور پر اعلان کیا کہ اس وقت اخوان المسلمین کے ایک ہزار ممبران جیلوں میں بند ہیں۔ مسٹر ذکریا محی الدین ایک آزاد اخبار "الاہرام" کو انٹرویو دے رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اخوان کی دہشت پسند شاخ کے ستّر فی صدی ممبران جیلوں میں ہیں۔ اور باقی ۳۰ فی صدی ممبران کی سارے ملک میں "تلاش جاری ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ اخوان المسلمین کو کچھ خاص غیر ملکی حکومتوں سے امداد ملتی ہے۔ لیکن وزیر موصوف نے یہ بتانے سے انکار کردیا۔ کہ آیا وہ ممالک کمیونسٹ ہیں کیونکہ ان کے مطابق اس بات کا اظہار عام مفاد میں نہیں ہے۔ مسٹر ذکریا نے یقین کے ساتھ کہا۔ کہ اخوان المسلمین نے موجودہ حکومت کے خلاف مصری کمیونسٹوں کے ساتھ متحدہ محاذ بنانے کا منصوبہ بنایا تھا۔ ایک کمیونسٹ کے مکان سے ایسے کاغذات ملے ہیں جن سے اس بات کا پتہ چلتا ہے۔ وزیر داخلہ مصر نے اخوان المسلمین پر اسرائیل کے ساتھ ساز باز کرنے کا بھی الزام لگایا۔

ہندوستان میں پرتگالی مقبوضات کے متعلق

مذاکرات کا امکان

گوا ۲۹ نومبر۔ گوا کے سیاسی حلقے اس یقین کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ لزبن میں اس قسم کی ایک تحریک پیدا ہوئی ہے۔ کہ لندن میں پرتگال کے وزیر خارجہ مسٹر پولاڈا اپنے ہندوستانی وزیر اعظم پنڈت نہرو کے ساتھ ملاقات کریں اور ہندوستان میں پرتگالی مقبوضات کے بارے میں بات چیت کریں۔ خیال ہے کہ آئندہ ماہ دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس میں شرکت کے لئے مسٹر نہرو لندن جائیں گے۔ اس وقت وزیر خارجہ برطانیہ مسٹر ایڈن مسٹر نہرو اور پرتگالی وزیر خارجہ کے درمیان ملاقات کا انتظام کریں گے۔

استنبول میں ہولناک آتشزدگی

۲ کروڑ ۸۰ لاکھ ڈالر کا نقصان

انقرہ ۲۹ نومبر۔ استنبول میں آتشزدگی کا بھیانک حادثہ پیش آیا جس کے نتیجہ میں استنبول کا سب سے خوبصورت بڑا بازار جس کو استنبول کا جادو کہا جاتا تھا تباہ ہوگیا۔ یہ بازار غیر ملکی سیاحوں کی خاص دلچسپی کا مرکز تھا۔ بتایا گیا ہے۔ کہ آتشزدگی کے نتیجہ میں علیحدہ علیحدہ بازار کی تقریباً دو ہزار دوکانیں جل کر خاک ہوگئیں۔ اگرچہ نقصان کا ابھی تک صحیح اندازہ نہیں ہوسکا ہے۔ تاہم اندازہ یہ ہے کہ آتشزدگی سے دو کروڑ اسی لاکھ ڈالر کا نقصان ہوا۔ آتشزدگی کا سبب ابھی تک معلوم نہیں ہوا ہے۔

قبرص کو یونان میں شامل کرنے کا مسئلہ

نکوشیا ۲۹ نومبر۔ یونان نے جزیرہ قبرص کے متعلق اپنا مطالبہ جنرل اسمبلی میں پیش کردیا ہے۔ آرچ بشپ سکارپولس یونان کی حمایت کر رہے ہیں۔ قبرص میں سکونت پذیر ایک لاکھ ترکوں کے مذہبی رہنما مفتی محمد دانا طیارہ کے ذریعہ نیویارک روانہ ہوگئے ہیں۔ تاکہ وہاں پہنچ کر آرچ بشپ مذکور کی سرگرمیوں کی مخالفت کرسکیں۔

مقبوضہ کشمیر میں شہری آزادی اور جمہوریت کو شدید خطرہ لاحق ہے

جموں ۲۹ نومبر۔ جموں پرجا سوشلسٹ پارٹی کے چیئرمین مسٹر اوم پرکاش صراف نے مسٹر اشوک مہتہ پر حملہ کے سلسلے میں کشمیر کے صدر ریاست مسٹر یوراج کرن سنگھ سے بات چیت کی۔ بعد میں مسٹر صراف نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ انہوں نے صدر ریاست کو ۱۱ نکات پر مشتمل ایک یادداشت بھی پیش کی ہے۔ جس میں یوراج کرن سنگھ سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ ریاستی حکومت سے کہیں۔ کہ وہ عوام کے ساتھ عمدگی کے ساتھ جمہوری برتاؤ کرے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے صدر ریاست سے کہا ہے۔ کہ ریاست میں شہری آزادی اور جمہوریت کو شدید خطرہ لاحق ہے۔ گیارہ نکات کی یادداشت کی حمایت میں صدر ریاست کے سامنے میں نے دستاویزات حقائق اور اعداد و شمار پیش کئے۔

ویلز (برطانیہ) کے جنوبی سمندر میں

بحری جہازوں کی تباہی

لندن ۲۹ نومبر۔ ویلز (برطانیہ) کے جنوبی ساحل سے پرے "ورلڈ کانکرڈ" نام کے ایک بحری جہاز کے دو ٹکڑے ہوگئے۔ تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس جہاز کے دونوں ٹکڑے ایک زبردست طوفان کے تھپیڑے کھاتے ہوئے سمندر میں بیٹھے جا رہے ہیں۔ دو کشتیاں اس تباہ شدہ جہاز کی امداد کے لئے روانہ ہوگئی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ طوفانی ہواؤں کے باعث اس جہاز میں آگ لگ گئی۔ آگ کے شعلوں نے جہاز کے پورے انجن کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ عملہ کے بارہ آدمی معمولی طور پر آتشزدگی میں زخمی ہوئے۔ جنہیں مرہم پٹی کے بعد ہسپتال سے واپس کردیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ "لاس اینجلز" نام کے ایک سویڈش جہاز نے بھی بذریعہ وائرلیس یہ اطلاع دی ہے کہ

ہو کہ اس میں آگ لگ گئی ہے۔ اور اسے جلد از جلد طبی امداد کی ضرورت ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اس جہاز کو آگ میں تباہ ہونے سے بچا لیا جائیگا۔

پنجاب کی زرعی اصلاحات کے مسئلوں کا جائزہ لینے کے لئے ایک کمیشن قائم کیا جائے گا

صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں وزیر مال مسٹر مظفر علی قزلباش کا اعلان

لاہور ۲۹ نومبر۔ آج سہ پہر پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں وزیر مال مسٹر مظفر علی قزلباش نے ایوان کو بتایا۔ کہ زرعی اصلاحات کے دائرہ میں صوبہ کو جن مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ان کا جائزہ لینے کے لئے عنقریب ایک کمیشن مقرر کیا جائیگا۔ انہوں نے کہا۔ حال ہی میں اٹلی کے مقام فلورنس پر زرعی مسائل کے بارہ میں ایک مباحثہ منعقد ہوا تھا۔ جس میں میں نے بھی شرکت کی تھی۔ اس بین الاقوامی مباحثہ میں جو اہم معلومات فراہم کی گئی تھیں۔ ان سے فائدہ اٹھانے کیلئے ضروری قدم اٹھائے جا رہے ہیں ۔۔۔ وزیر ترقیات رانا عبد الحمید نے بتایا۔ کہ ضلع گوجرانوالہ کے مقام راہوالی میں چینی تیار کرنے کی جو مل ہے اس نے ۱۹۵۴ء میں ایک لاکھ اٹھائیس ہزار من کھانڈ تیار کی۔ جس کی قیمت اکاون لاکھ اکیس ہزار روپے تھی۔ مزید برآں اس مل نے پچھلے چھ سال میں تین لاکھ نو ہزار من شیرہ بھی تیار کیا ہے۔

وزیر زراعت سردار عبد الحمید دستی نے بتایا۔ بھیڑوں کی پرورش کے متعلق چھ منصوبے تکمیل کے مختلف مراحل میں ہیں۔ تھل میں بھی اس سلسلہ میں ایک اور سکیم زیر غور ہے ۔۔۔ تعمیرات عامہ کے وزیر سردار محمد خاں لغاری نے بتایا۔ کہ جھنگ مگھیانہ کی حفاظت کے لئے جو بند بنایا جائے گا۔ محکمہ آبپاشی نے اس کے لئے تیرہ ہزار ایکڑ زمین حاصل کی ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ قیام پاکستان کے بعد محکمہ تعمیرات عامہ نے ایک ہزار چار سو پچپن میل لمبی سڑکیں تیار کیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ نالہ راولپنڈی میں جو انجینئرنگ کالج قائم کیا جا رہا ہے۔ وہ اس انجینئرنگ کالج کے علاوہ ہوگا۔ جو مغلپورہ میں کام کر رہا ہے ۔۔۔ وزیر مال مسٹر مظفر علی قزلباش نے بتایا کہ تھل میں سات لاکھ آٹھ ہزار ایکڑ زمین حاصل کی گئی ہے۔ اس میں سے بیس فی صدی مشترکہ دیہی مقاصد کے تحت استعمال کی جائے گی۔

تقرر اور تبادلے

لاہور ۲۹ نومبر۔ حکومت پنجاب نے درج ذیل تقرر اور تبادلے کئے ہیں:-

مسٹر ایم۔ ایچ محمود سی۔ ایس۔ پی لیبر کمشنر پنجاب نے ڈائرکٹر انڈسٹریز سٹور پرچیز آفیسر اور رجسٹرار جائنٹ سٹاک کمپنیز پنجاب کے دفاتر کی ذمہ داری یکم نومبر ۱۹۵۴ء سے سنبھال لی۔ ان فرائض کی انجام دہی وہ اپنے فرائض کے ساتھ ساتھ کریں گے۔ انہیں قدرت اللہ شہاب سی۔ ایس۔ پی کی جگہ مقرر کیا گیا ہے۔ جو فضیلت مآب گورنر جنرل کے سکرٹری کے عہدے پر تبدیل کردیئے گئے ہیں۔ (۲) چودھری محمد نذیر احمد افسر خزانہ لاہور سپیشل مجسٹریٹ منٹگمری مقرر ہوئے ہیں۔ (۳) مسٹر جولین فضل الٰہی افسر خزانہ کیمبل پور سپیشل مجسٹریٹ لائل پور مقرر ہوئے ہیں۔ (۴) چودھری محمد اقبال ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر راولپنڈی افسر خزانہ کیمبل پور مقرر ہوئے ہیں۔ (۵) ملک امیر بخش اڈیشنل ریونیو ملتان افسر خزانہ جھنگ مقرر ہوئے ہیں۔ (۶) آغا علی حسن تحصیلدار سیالکوٹ افسر خزانہ شیخوپورہ مقرر ہوئے ہیں۔ (۷) شیخ اختر اسلام احسان افسر خزانہ شیخوپورہ ای۔ اے۔ سی شیخوپورہ مقرر ہوئے ہیں۔ (۸) ملک اسلم حیات افسر خزانہ سرگودھا ڈائرکٹر لینڈ ریکارڈ کے پی۔ اے مقرر ہوئے ہیں۔ (۹) جناب امیر علی صدیقی اڈیشنل تحصیلدار ایف سی آفس لاہور افسر خزانہ سرگودھا مقرر ہوئے ہیں۔

اچاریہ کرپلانی کا استعفیٰ

ناگپور ۲۸ نومبر۔ آج شام یہاں پرجا سوشلسٹ پارٹی کے اسپیشل کنونشن میں چیئرمین اچاریہ کرپلانی اور نیشنل ایگزیکٹو کے ممبران نے استعفے پیش کردیئے۔ اس سے پہلے کنونشن نے ٹراونکور کوچین میں فائرنگ کے متعلق نیشنل ایگزیکٹو کی قرارداد کو منظور کرلیا تھا۔ اس سے پہلے صبح کے اجلاس میں کنونشن نے ڈاکٹر لوہیا گروپ کی اس ترمیم کو مسترد کردیا تھا۔ کہ ٹراونکور کوچین وزارت مستعفی ہوجائے۔ بعد میں مسٹر صادق نے یو۔ پی۔ آئی کے نامہ نگار کو بتایا کہ انہوں نے اور مسٹر اشوک مہتہ نے بھی پارٹی کی جائنٹ جنرل سکرٹری شپ سے استعفے دیدئے ہیں۔ کنونشن کا ایک اجلاس کل صبح پھر ہو رہا ہے۔ جس میں نئی ایگزیکٹو کا انتخاب عمل میں آئے گا۔ ادھر پارٹی کے مختلف ممبران میں موجودہ بحران سے بچ نکلنے کے سلسلہ میں مذاکرات شروع ہوگئے ہیں۔

تردید

لاہور ۲۹ نومبر۔ ایک مقامی اردو اخبار نے آج اس امر کی ایک خبر شائع کی ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے ان سرکاری ملازمین کی فہرستیں مرتب کرنا شروع کردی ہیں۔ جو کلیدی آسامیوں پر فائز ہیں۔ اور جو انتظامی وحدت میں پنجاب کا کوٹا پورا کریں گے۔ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ حکومت پنجاب ایسی کوئی فہرستیں تیار نہیں کر رہی۔